



ملٹی میڈیا گائیڈ کے ساتھ





قرآنی نماز

سید حمید حسینی

قرآنی نماز

مصنف:

سید حمید حسینی

ناشر:

امام علی (علیہ السلام) فاؤنڈیشن

بخارست

ایڈیشن: پہلا / ۲۰۲۶

ISBN: ۹۷۸-۶۲۲-۸۹۱۷۲-۰۰-۷

فون: ۲۰-۷۳۴۱۰۱۱۱۱

ای میل: info@imamali.ro

ویب سائٹ: www.imamali.ro

تمام مادی اور معنوی حقوق مصنف اور ناشر
کے لیے محفوظ ہیں اور کسی بھی قسم کے غلط
استعمال اور دوسروں کو فروخت کی قانونی
بیرونی کی جائے گی۔

فہرست

۷	پیش لفظ
۱۱	نماز کی اہمیت اور فائدہ
۱۳	نماز: فریضہ یا نصیحت؟
۱۷	نماز ایک اور زاویے سے
۲۳	نماز سے محرومی کے بہانے
۲۷	نماز، کس طریقے سے؟
۳۳	نماز کے اوقات
۳۷	نماز اور طہارت
۴۱	نیت اور نماز
۴۵	کبریائی کی بارگاہ میں
۴۷	سورۂ حمد (ستائش)
۵۱	کائنات کے سجدے کے ہمراہ
۵۵	تشہد اور سلام
۵۹	ملٹی میڈیا گائیڈ

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاہِ

آپ جس تحریر کے مطالعے کا آغاز کر رہے ہیں، یہ ایک عاجزانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو متعدد حضوری اور ورچوئل (مجازی) درخواستوں کے جواب میں کی گئی ہے، تاکہ ان لوگوں کی پریشانیوں کا کچھ حصہ دور کیا جاسکے جو اپنی یا اپنی اولاد کی نماز کے حوالے سے الجھن یا مشکل کا شکار ہیں، اور انہیں اپنے مہربان خالق کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے میں مدد فراہم کی جاسکے۔

ان سالوں کے دوران جب مجھے خدا کے فضل سے ثقافتی اور دینی میدانوں میں کام کرنے کی توفیق ملی، مختلف لوگوں کی جانب سے مسلسل موصول ہونے والی درخواستوں میں سے ایک یہ تھی کہ کوئی ایسی وضاحت یا ایسا ذریعہ متعارف کرایا جائے جو موجودہ اکثر مصنوعات کے برعکس، نماز کی تشریح کی وجوہات، اہداف، مقاصد اور معانی پر مرکوز ہو۔

یہ لوگ عام طور پر ایسے مواد کے متلاشی تھے جو ظاہری اعمال اور اذکار کی تعلیم کے ساتھ ساتھ، نماز کو اہمیت دینے کے لیے ضروری ترغیب بھی پیدا کرے اور خدا کے ساتھ مخلصانہ تعلق کی مٹھاس ان کی روح میں گھول دے، تاکہ نماز ان کے لیے محض ایک «ذمہ داری» سے تبدیل ہو کر ایک «لذت اور اندرونی ضرورت» بن جائے۔

مخاطبین کے تنوع کے پیش نظر، خاص طور پر بین الاقوامی سرگرمیوں اور نو مسلموں کے ساتھ واسطہ پڑنے کے دوران، یہ ضروری تھا کہ انہیں ایسا متن فراہم کیا جائے جو اختلافی ذرائع کے بجائے قرآن کریم پر انحصار کرے، جو تمام اسلامی مسالک کے درمیان نقطہ اشتراک ہے اور شریعت محمدی (ص) کی شناخت کا اصل اور قابل اعتماد ذریعہ ہے۔

اس بنیاد پر، ملتے جلتے ذرائع اور مصنوعات کا جائزہ لینے اور ایک نئے متن کی تحریر کی ضرورت محسوس کرنے کے بعد، پورے قرآن سے نماز سے متعلق آیات کو نکالا اور درجہ بندی کی گئی، تاکہ جو کچھ بھی مدون کیا جائے، وہ اس آسمانی کتاب کی نگاہ اور تعلیمات کے ساتھ مکمل مطابقت رکھتا ہو۔

ان آیات کو ایک ساتھ رکھنے اور روحانی تربیت و ارتقاء میں قرآن کے طریقہ کار کی خوبصورتی اور حیرت انگیز گہرائی کے آشکار ہونے کے بعد، ان مباحث کا ڈھانچہ اسی بنیاد پر ترتیب دیا گیا۔ اس عبادت کے کلیات سے متعلق مبانی کو شروع میں رکھا گیا اور اس کے انجام دینے کا طریقہ اور اعمال و اذکار سے متعلق نکات کو، قرآن کے بیان کردہ طریقے کے مطابق، بعد میں درج کیا گیا۔

پھر اس تحقیق کے نتائج مختصر نوٹس کی صورت میں نگارندہ کے ٹیلی گرام چینل پر شائع کیے گئے۔

ان نوٹس میں، جو سوشل میڈیا کے تقاضوں کے مطابق مختصر اور جامع لکھے گئے، نماز قائم کرنے کی اہمیت اور فلسفے کو بیان کرنے کے بعد، قرآن کی نظر میں نماز کی پابندی کے دلائل اور رکاوٹوں کو پیش کیا گیا۔ اس کے بعد، ان مقدمات، اعمال اور اذکار کے قرآنی مستندات، جن کے واجب ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

اس مجموعے کا بنیادی مقصد، عبادت اور روحانیت کے بارے میں قرآن کی پیروی کرتے ہوئے، یہ ہے کہ دینی مناسک کے ظاہر اور شکل کی تعلیم ان کے اہداف اور معانی کی سمجھ کے ساتھ آئینتہ ہو، اور جو شخص روحانیت کے راستے پر سفر کا آغاز نماز سیکھنے اور مشق کرنے سے کرتا ہے، وہ شروع ہی سے جان لے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور ہر عمل کو کس وجہ سے اور کس مقصد کے حصول کے لیے انجام دے رہا ہے۔

اگرچہ یہ مجموعہ ان تمام لوگوں کے لیے مفید ہو سکتا ہے جو روحانی ترقی کے خواہاں ہیں اور جو اپنی نماز کو بہتر طریقے سے سیکھنا چاہتے ہیں، لیکن چونکہ کوشش کی گئی ہے کہ تمام متعلقہ قرآنی تعلیمات کو ایک مختصر اور جامع متن میں سمویا جائے، اس لیے ممکن ہے کہ کچھ مخاطبین، بشمول نوجوانوں کے لیے، یہ تھوڑا بھاری محسوس ہو۔

اس مشکل کو کم کرنے کے لیے، ایک تصویری گائیڈ اور تعلیمی انیمیشن اس کے ضمیمے کے طور پر تیار کر کے پیش کی گئی ہے تاکہ عام مخاطبین، بشمول بچے اور نوجوان بھی، اس کے سادہ کیے گئے نکات سے استفادہ کر سکیں۔



آپ یہ ویڈیو تصویر گائیڈ کے ساتھ دیے گئے کوڈ کو اسکیمن کر کے اپنے موبائل فون پر دیکھ سکتے ہیں۔
میں ان تمام عزیزوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنے لیے لازم سمجھتا ہوں جنہوں نے اس مجموعے کی تدوین اور اس کے ضمنی مصنوعات کی تیاری میں تعاون کیا، اور خدا سے ان کی مزید توفیق کا سوال کرتا ہوں۔
امید ہے کہ یہ حقیر سی کوشش بارگاہ الہی میں قبول ہو اور ہم سب نماز قائم کرنے والوں کی صف میں شامل ہو جائیں، اور اس کی مدد اور لطف سے ہم اس منصوبے کی تکمیل اور ارتقاء کے لیے اگلے قدم اٹھا سکیں اور اس مجموعے کے تکمیلی حصے پہلی فرصت میں مشتاقان کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

سید حمید حسینی

مارچ ۲۰۲۶

◀ نماز کی اہمیت اور فائدہ ▶

ہمارے مہربان خدا نے ہمیں مادی دنیا سے کہیں بڑے اور اہم مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور اعلیٰ ترین روحانی درجات تک پہنچنے کا راستہ ہمارے لیے ہموار کیا ہے۔

البتہ اس قیمتی منزل تک رسائی میں کامیابی کی شرط، انسانیت کے راستے پر استقامت اور برائیوں و آلودگیوں کی طرف انحراف سے خود کو روکنا ہے۔

ان بہترین اور موثر ترین طریقوں میں سے ایک جو ہمیں اچھائیوں کے راستے پر قائم رکھتا ہے اور خطرناک گھاٹیوں میں پھسلنے سے بچاتا ہے، وہ خدا کے ساتھ راز و نیاز اور دعا ہے۔

وہ دل جو ہمیشہ خوبصورتیوں کے خالق کی یاد میں رہے، پاک رہتا ہے اور برائیوں کے جال میں نہیں پھنستا۔ کیونکہ روشنی اور اعلیٰ اقدار کے ساتھ سروکار رکھنا دل کو جلا بخشتا ہے اور اسے امید و سکون سے بھر دیتا ہے۔

تمام انبیاء اور رہبر جنہیں ہمیں اچھائیوں کی دعوت دینے اور زندگی کے مقصد تک پہنچنے کا راستہ دکھانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، وہ اپنی پہلی اور اہم ترین روحانی نصیحت نماز کے لیے مختص کرتے تھے اور اس طریقے سے اپنے پیروکاروں کے دلوں میں خدا کی یاد اور نام کو زندہ رکھتے تھے۔

خدا کے آخری پیغمبر کی شریعت میں بھی نماز کو اعلیٰ مقام حاصل ہے اور کسی بھی دوسرے دستور العمل سے زیادہ اس کے بارے میں تاکید فرمائی گئی ہے۔

قرآن نماز کو ایک وقت کا پابند فریضہ سمجھتا ہے جو خدا کی یاد کو زندہ رکھتی ہے اور انسان کو برائیوں سے

۱. إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)

بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

۲. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طہ: ۱۴)

بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں؛ پس میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

دور کرتی ہے اور انسان کی ماضی کی برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔^۲

وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو اسے کسی بھی دوسرے سے زیادہ جانتا ہے، اپنی کتاب میں خبردار کرتا ہے کہ ہم منفی خصلتوں، خود غرضی اور بے صبری سے ہوشیار رہیں^۳ جو ہمیں تکلیف دہ اور نقصان دہ حالات میں ڈال سکتی ہیں، اور ان پریشانیوں سے بچنے کے لیے جو پہلا حل ذکر کرتا ہے، وہ نماز پڑھنا ہے۔^۴

البتہ کوئی بھی ذریعہ اگر صحیح طریقے سے استعمال نہ کیا جائے تو مطلوبہ نتیجہ نہیں دیتا؛ لہذا قرآن نہ صرف اس نماز کو جو حضور قلب، اخلاص اور دوسروں کے حقوق کی رعایت جیسی شرائط کے ساتھ نہ ہو، بے ثمر سمجھتا ہے،^۵ بلکہ ایسے نمازیوں کی شدید مذمت بھی کرتا ہے۔^۶

لیکن حقیقی نماز کے اثر کو کامیابی میں یقینی اور ہر دوسرے طریقے سے بڑھ کر مانتا ہے۔^۷

۱. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (العنکبوت: ۴۵)
اور نماز قائم کرو، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔
۲. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِمَّنِ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ (ہود: ۱۱۳)
اور دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔
۳. إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا * إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا * وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا (المعارج: ۱۹ سے ۲۱)
بے شک انسان بہت لالچی پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو بہت کنجوس ہو جاتا ہے۔
۴. إِلَّا الْمُصَلِّينَ * الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (المعارج: ۲۲ اور ۲۳)
سوائے نمازیوں کے، جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔
۵. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء: ۴۳)
اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔
۶. فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ * الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ * الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ * يَتَمَنَّعُونَ الْمَاعُونَ (الماعون: ۴ سے ۷)
پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں؛ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور عام ضرورت کی چیزیں روکتے ہیں۔
۷. قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ * الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المؤمنون: ۱ اور ۲)
یقیناً مومن کامیاب ہو گئے، وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

◉ نماز: فریضہ یا نصیحت؟ ◉

خدا سے تعلق اور روحانی ارتقاء ایک اندرونی معاملہ ہے جو انتخاب اور دلی شوق کے راستے سے گزرتا ہے؛ لہذا اس راستے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔^۲

پابندی (الزام) وہاں کام آتی ہے جہاں دوسروں کے حقوق کا معاملہ ہو اور قانون کے نفاذ کے بغیر زیادتیوں کا مقابلہ نہ کیا جاسکے۔ لیکن جب معاملہ دل کا ہو تو کسی بھی قسم کا دباؤ نتیجے کو الٹ دیتا ہے۔^۳

شاید ایسا لگتا ہو کہ کبھی کبھار ہم ذاتی معاملات میں بھی جبر کو قبول کرنے یا اپنے اوپر کچھ مسلط کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ہم بیمار ہوں تو ٹرودی دوا اگر کرابت کے ساتھ بھی کھائیں تو ہمارے فائدے میں ہے اور ہم صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ تو دینداری میں بھی اچھا ہے کہ عبادت کی کڑواہٹ اور جبر کے بوجھ کو برداشت کریں تاکہ باطنی بیماریوں کے علاج اور روحانی بلندی تک پہنچ سکیں۔

یہ خیال درست نہیں ہے اور روحانی امور کو، جن کا انحصار انسان کے شوق اور ارادے پر ہے،^۴ مادی عمل سے قیاس نہیں کرنا چاہیے۔

۱. الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: ۲۸)
وہ لوگ جو ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ خبردار رہو کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

۲. لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (البقرة: ۲۵۶)
دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

۳. قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيْنَةٍ مِّن رَّبِّي وَأَتَانِي رَحْمَةٌ مِّنْ عِنْدِ فَعُيِّتَ عَلَيْكُمْ أَتْلُوكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (ہود: ۲۸)

اس نے کہا: «اے میری قوم، تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہو جو تمہاری آنکھوں سے چھپ گئی ہے، تو کیا ہم اسے تم پر زبردستی تھوپ دیں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟»

۴. وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُورًا (الاسراء: ۱۹)
اور جو آخرت کا خواہاں ہو اور اس کے لیے ویسی ہی کوشش کرے جیسی کرنی چاہیے اور وہ مومن بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

قرآن کی نظر میں، نیت میں ذرہ برابر کھوٹ اور خدا کے ساتھ تعلق میں تھوڑی سی ناگواری عبادت کو بے اثر اور برباد کر دیتی ہے، اور جو نماز تلخ کامی (بد مزگی) کے ساتھ پڑھی جائے وہ نہ صرف فائدہ مند نہیں، بلکہ روحانیت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

قرآن نماز کے لازمی ہونے پر اصرار کرنے یا بے نمازی کے لیے سزا مقرر کرنے کے بجائے، ہمیشہ خدا کی یاد کے فوائد بیان کرتا ہے^۲ اور اس کی نشانیوں اور نعمتوں کے بیان کے ذریعے، ایک محبت بھرے تعلق^۳ کا قیام چاہتا ہے تاکہ اس کا لطف ان لوگوں کو شامل ہو جو اس کریمانہ دعوت کو قبول کرتے ہیں اور شوق کے ساتھ اپنی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں تاکہ بے پایاں رحمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اگر ہم خدا کی رحمت کی وسعت سے تھوڑا سا بھی آشنا ہوں^۴، تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ سخت غذاؤں کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، وہ درحقیقت شفقت پر مبنی تنبیہات ہیں تاکہ ان لوگوں کی حفاظت کی جائے جنہیں وہ دوست رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک ٹھوس وضاحت کے ساتھ^۵، انہیں زندگی کے حقیقی

۱. ذَٰلِكَ هُدًى اللّٰهُ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِّنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام: ۸۸)
یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کرتے تو یقیناً وہ سب کچھ ضائع ہو جاتا جو وہ عمل کرتے تھے۔

۲. ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا أَصْحَبَ اللّٰهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (محمد: ۲۸)
یہ اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس نے اللہ کو ناراض کیا اور اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا، تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔

۳. اِنَّ مَّا اَوْحٰى اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْتَعِزُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (العنکبوت: ۴۵)
کتاب میں سے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اسے تلاوت کریں اور نماز قائم کریں، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۴. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدة: ۵۴)
اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا، تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

۵. وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الأعراف: ۱۵۶)

اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے۔

۶. كَلَّا إِنَّهَا لَأَقْلَىٰ * نَزَاعَةٌ لِّلشَّوْءِ ... (المعارج: ۱۵ اور ۱۶)

ہرگز نہیں! بے شک وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے، جو کھال ادھیر دینے والی ہے۔

مقصد سے دور ہونے کی خوفناک حقیقت یاد دلائے، تاکہ وہ اس اہم منزل سے غافل اور محروم نہ رہ جائیں۔

نمازوں کی حفاظت کا حکم^۲ بھی کوئی ایسی ذمہ داری نہیں ہے جو طاقت کے زور پر بندوں کے کندھوں پر ڈالی گئی ہو۔

وہ خدا جو اپنے اور اپنے رسولوں کے کام کو انسان کے کندھوں سے بوجھ ہٹانا^۳ اور اسے پرواز کے لیے ہلکا پھلکا کرنا^۴ سمجھتا ہے، کسی کی مشقت پر راضی نہیں ہے، لیکن چونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک مستقل پروگرام^۵ کے بغیر اس مقصد تک نہیں پہنچا جاسکتا، اس لیے وہ اس کی ہمیشہ پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔

نماز کو تکلیف (ڈیوٹی) یا نصیحت سمجھنے کے فرق کو فقہی اصطلاحات جیسے واجب یا مستحب میں تلاش نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ کوئی بھی عقلمند شخص ایک مہربان اور پیارے خدا^۶ کی سفارش پر عمل کرنے میں ہچکچاہٹ

۱. مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا (طہ: ۱۰۰)
جو اس سے منہ موڑے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن بوجھ اٹھائے گا۔

۲. حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة: ۲۳۸)
نمازوں کی اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اور اللہ کے لیے فرمانبرداری کر کھڑے ہو۔

۳. وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الأعراف: ۱۵۷)

اور وہ (پیغمبر) ان سے ان کے بوجھ اور وہ طوق جو ان پر تھے اتارتا ہے۔

۴. يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا (النساء: ۲۸)
اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے؛ جبکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

۵. يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (البقرة: ۱۸۵)
اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا۔

۶. الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (المعارج: ۲۳)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔

۷. وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (مریم: ۳۱)
اور اس نے مجھے بابرکت بنایا جہاں کہیں بھی ہوں، اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی جب تک میں زندہ ہوں۔

۸. وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (الأنعام: ۵۴)

اور جب وہ لوگ آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو کہیے: «تم پر سلام ہو»، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے، کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یا کوتاہی نہیں کرتا۔

اصل تکتہ اس نقطہ نظر سے پرہیز کرنے میں ہے جو ایک زبردستی کرنے والے خدا کو اطاعت کروانے اور خوشامد سننے کے منتظر کے طور پر متعارف کرتا ہے اور ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ نماز سستی اور بے دلی سے پڑھی جائے۔

۱. وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ (التوبہ: ۵۴)
اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی کے ساتھ اور خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناگوار سمجھتے ہیں۔

◉ نماز ایک اور زاویے سے ◉

نہ کسی کا نماز پڑھنا لازمی طور پر اس کی پاکیزگی اور سعادت مندی کی علامت ہے اور نہ ہی نماز سے اس کی بے توجہی اس کی پلیدی اور بد قسمتی کی یقینی نشانی سمجھی جاتی ہے۔

کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جنہوں نے بدترین جرائم کا ارتکاب کیا اور کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو نماز کے پابند نہیں تھے، لیکن انہوں نے چیونٹی کو بھی تکلیف نہیں دی اور شرافت سے زندگی گزاری۔

لیکن کیا یہ حقیقت نماز ترک کرنے کا اچھا جواز ہو سکتی ہے؟

اس سوال کا جواب دینے اور نماز قائم کرنے پر قرآن کے اصرار کا راز جاننے کے لیے، ہمیں اسی نقطہ نظر سے دنیا کو دیکھنا چاہیے جو خدا کی کتاب ہمارے سامنے کھولتی ہے۔

اس منظر میں جو چیز نظر آتی ہے، وہ ایک بے کراں رحمت ہے جس نے ہر جگہ کو گھیر رکھا ہے^۱ اور کائنات کو مطلق مہربانی کی طرف لے جا رہی ہے^۲۔

اس منظر کی تفصیلات بھی مہر و محبت سے لبریز ہیں اور ہواؤں اور بارش^۳ اور رات اور دن^۴ سے لے کر

۱. وَأَمْرُ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طہ: ۱۳۲)
اور اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر جمے رہیں۔

۲. وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الأعراف: ۱۵۶)
اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۳. رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (البقرة: ۲۸۵)
اے ہمارے رب، تیری ہی بخشش (چاہتے ہیں) اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۴. وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مُبَشِّرَاتٍ لِيَذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ (الروم: ۴۶)
اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو خوشخبری دینے والی بنا کر بھیجتا ہے تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائے۔

۵. وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (القصص: ۷۳)
اور اپنی رحمت سے اس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور اس کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر ادا کرو۔

موت اور زندگی تک، سب کچھ محبت کے محور پر ترتیب دیا گیا ہے۔

قرآن خدا کی فیض رسانی کو آسمان سے اترنے والے پانی سے تشبیہ دیتا ہے جو سیلاب کی صورت میں بہہ نکلتا ہے اور ہر برتن اپنی محدود گنجائش کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتا ہے؛^۱ لیکن اس درمیان، انسان نام کا ایک مختلف برتن موجود ہے جو رحمت کے سمندر کی وسعت کے ہم پلہ، لامحدود جہتوں میں ترقی کر سکتا ہے^۲ اور اس کی لاشتناہی مہر کا جانشین اور قبول کرنے والا بن سکتا ہے^۳؛

یہاں نکتہ کہ سب سے زیادہ گنجائش رکھنے والے وجود (فرشتے) اس کے سامنے سجدے میں گر جائیں۔^۵

قرآن اس شاندار منظر کی جو وضاحت پیش کرتا ہے، وہ کائنات کے تمام ذرات کی حمد و تسبیح اور انسان کی

۱. قَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُخَيِّ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحِي الْمَوْتِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (الروم: ۵۰)

پس اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو کہ وہ زمین کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرتا ہے۔ بے شک وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲. أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا (الرعد: ۱۴)

اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلے۔

۳. رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّ لَّنَا مِّنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (الكهف: ۱۰)

اے ہمارے رب، ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملے میں ہماری رہنمائی فرما۔

۴. وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرة: ۳۰)

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: «میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔» انہوں نے کہا: «کیا تو اس میں اسے بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں؟» فرمایا: «بے شک میں وہ جاننا ہوں جو تم نہیں جانتے۔»

۵. وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ (البقرة: ۳۲)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: «آدم کو سجدہ کرو۔»

۶. نُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضَ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا (الإسراء: ۴۴)

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر یہ کہ وہ اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے، لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ بردبار، بخشنے والا ہے۔

مزید ترقی کے لیے ان کی معاونت ہے۔

اس نقطہ نظر سے، ہر مظہر قدرت رحمت سے لمبہ زبر تن کی طرح، ایک بے عیب خالق کی نشاندہی کرتا ہے^۲ جس نے ہر چیز کا راستہ پہلے سے طے کر رکھا ہے^۳ اور وہ مخلوقات جو اس بہاؤ کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، انہیں حالت نماز میں بیان کرتا ہے^۴؛

لیکن انسان سے چاہتا ہے کہ وہ ایک مختلف نماز قائم کرے۔

دوسری مخلوقات سے انسان کے فرق کا راز اس «اروے» کا حامل ہونا ہے جو آسمان، زمین اور پہاڑوں کی قوت برداشت سے زیادہ بھاری بوجھ^۱ اس کے کندھوں پر رکھتا ہے اور اسے عاشقانہ انتخاب کا بے نظیر موقع فراہم کرتا ہے۔

۱. وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (ابراہیم: ۳۳)
اور اس نے تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو مسلسل چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کیا۔

۲. إِنِّي فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفَلَاقِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ يَمَّا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِينَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (البقرة: ۱۶۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش، اور رات اور دن کے بدلنے، اور وہ کشتیاں جو سمندر میں لوگوں کے فائدے کا سامان لے کر چلتی ہیں، اور وہ پانی جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلانے، اور ہواؤں کی گردش اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں یقیناً عقل رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔

۳. رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ (طہ: ۵۰)

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خلقت عطا کی، پھر رہنمائی کی۔

۴. أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَافَّاتٍ كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (النور: ۳۱)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلانے ہوئے؟ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح جانتا ہے، اور اللہ ان کے کاموں سے خوب واقف ہے۔

۵. وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ (الکہف: ۲۹)

اور کہہ دیجئے: «حق تمہارا رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔»

۶. إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (الأحزاب: ۷۲)

ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا؛ تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، اور انسان نے اسے اٹھا لیا؛ بے شک وہ بڑا ظالم، جاہل تھا۔

کیونکہ صرف وہی ہے جو ان حالات میں جب فساد اور جرم کا راستہ اس کے سامنے کھلا ہو، مہربانی اور سچائی کا انتخاب کر سکتا ہے اور حقیقت کے سامنے سر تسلیم خم کر کے^۱، لامتناہی گنجائش اور ترقی کا حقدار بن سکتا ہے۔

اب اگر ہم اس زاویے سے اخلاق اور انسانیت کو دیکھیں، تو ہم اسے دیگر مخلوقات کی حمد و تقدیس سے کہیں زیادہ قیمتی حمد و تسبیح پائیں گے اور جرات کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ حقیقی نماز پاک اور شریفانہ زندگی کے سوا کچھ نہیں ہے۔^۲

لہذا قرآن اس شخص کو جو اپنے ضمیر کے فیصلے کے سامنے^۳ سچائی کے ساتھ ہر تسلیم خم کرتا ہے، نجات

۱. قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرة: ۳۰)

انہوں نے کہا: «کیا تو اس میں اسے بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں؟» فرمایا: «بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔»

۲. إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)
بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام (فرمانبرداری) ہے۔

۳. قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام: ۱۶۲)
کہہ دیجئے: «بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔»

۴. فَأَقْصِرْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الروم: ۳۰)
پس آپ یکسو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف قائم رکھیں، اللہ کی اس فطرت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ یہی مضبوط دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۵. قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (المائدة: ۱۱۹)

اللہ فرمائے گا: «یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔» ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

یافتہ اور امن کی جنت اور اللہ کی وسیع رحمت کا حقدار سمجھتا ہے۔

یہ قرآنی تعلیم نہ صرف نماز ترک کرنے کا کوئی جواز فراہم نہیں کرتی، بلکہ حق پرستوں کو عبادت کی پابندی میں مزید پختہ کرتی ہے۔

کیونکہ جب وہ ذہنی صحت میں خدا کی یاد کی تاثیر^۳ اور انسانیت کے لیے نماز کی ضمانت^۴ سے آشنا ہوتے ہیں، تو پورے وجود کے ساتھ اسے بجالاتے ہیں؛

اور بالفرض اگر وہ اس کی طرف کم توجہ بھی دیں، تب بھی خود کو ظاہری نماز^۵ سے خوش اور ریاکارانہ نماز^۶ کے ذریعے انسانیت سے دور نہیں کرتے۔

۱. بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرة: ۲۱۱)
کیوں نہیں؛ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے سپرد کر دیا اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کے لیے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۲. وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَحَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (آل عمران: ۱۳۳)
اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جلدی کرو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو متقیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

۳. أَلَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: ۲۸)
خبردار رہو کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

۴. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْتَهِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (العنکبوت: ۵۴)
اور نماز قائم کرو، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۵. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المؤمنون: ۲)
وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

۶. إِنَّ الْمَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالًا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (النساء: ۱۴۲)

منافقین اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ انہیں دھوکہ دینے والا ہے؛ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔

۷. قَوْلٍ لِلْمُصَلِّينَ * الَّذِينَ هُمْ عَنِ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ * الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (الماعون: ۲ سے ۶)
پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں؛ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

◉ نماز سے محرومی کے بہانے ◉

جو شخص روحانیت سے منہ موڑ چکا ہو اور جس نے اپنے ذہن اور دل کو مادیات کی قید میں محصور کر لیا ہو،^۱ اسے نماز پڑھنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی؛ بالکل اسی طرح جیسے وہ غریبوں کی مدد کرنے^۲ کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

لیکن اگر کوئی شخص خدا پر یقین رکھتا ہو اور نیکوکار ہو اور پھر بھی نماز نہ پڑھے، تو یقیناً اس کے پاس اپنے اس انتخاب کی کوئی خاص دلیل ہوگی۔

اگرچہ نماز نہ پڑھنے والوں کے دلائل مختلف ہیں، لیکن قرآن جس نے نماز قائم کرنے پر اصرار کیا ہے اور اپنے مقاصد کے بیان میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، ان تمام تاویلات کے لیے جواب اور حل فراہم کرتا ہے۔
مثال کے طور پر:

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خدا اس سے کہیں بڑا ہے کہ اسے ہم جیسوں کی نماز کی ضرورت ہو یا وہ کسی کے شکریہ ادا کرنے سے فائدہ یا لذت اٹھائے۔

۱. مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (النجم: ۲۹)
وہ شخص جو ہماری یاد سے منہ پھیر لے اور دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہ چاہے۔
۲. ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَى (النجم: ۳۰)
یہ ان کے علم کی انتہا ہے۔ بے شک آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا اور وہ اسے (بھی) خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی۔
۳. قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (المدثر: ۴۳)
وہ کہیں گے: »ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔«
۴. وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمَسْكِينِ (المدثر: ۴۴)
اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔
۵. وَأَنْ أَقْبِمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُواهُ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الأنعام: ۷۲)
اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو، اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔
۶. مَا قَرَأْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (الأنعام: ۳۸)
ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

لیکن قرآن کہتا ہے کہ یہ تم ہو جسے خدا کی ضرورت ہے اور وہ غنی مطلق ہے جو مہربانی کے تحت اپنے بندوں کو بلاتا ہے تاکہ وہ اس کی رحمت سے مستفید ہوں اور قدر شناسی اور اخلاقی ترقی کے ذریعے خود زیادہ فائدہ اٹھائیں^۲۔ ایک اور گروہ کا خیال ہے کہ عبادت مخلوق کی خدمت کے سوا کچھ نہیں اور خدا کی نعمتوں کا شکر ان کا صحیح استعمال اور ضرورت مندوں کی دلچسپی بھال ہے، نہ کہ جھکنا اور اٹھنا اور چند خاص جملے کہنا۔ لیکن خدا، باوجود اس کے کہ نیکی کے بغیر نماز کو مسترد کرتا ہے^۳، چونکہ وہ انسان کو اچھی طرح پہچانتا ہے^۴ اور اس کے پھندوں^۵ اور نفسیاتی حدود^۶ سے آگاہ ہے؛ اس لیے برائیوں سے دور رہنے^۷ اور ان گمراہیوں کی پہچان کے لیے جو نیکی سمجھی جاتی ہیں^۸، نماز سے مدد

۱. يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (فاطر: ۱۵)
اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے۔
۲. يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى (ابراہیم: ۱۰)
وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دے۔
۳. وَمَنْ شَكَرْ فَإِنَّمَا يَظْكُرْ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (النمل: ۴۰)
اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی ذات کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کفر (ناشکری) کرتا ہے تو بے شک میرا رب بے نیاز، کرم والا ہے۔
۴. فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ * الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ * الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ * وَيَسْمَعُونَ الْمَاعُونَ (الماعون: ۴ سے ۷)
پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں؛ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور عام ضرورت کی چیزیں روکتے ہیں۔
۵. وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعَلْنَاهُ مَا تُوسُّوسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (ق: ۱۶)
اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے اس کا نفس اس میں ڈالتا ہے، اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔
۶. قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً (يوسف: ۱۸)
اس نے کہا: «بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے ایک کام خوشنما بنا دیا ہے۔»
۷. إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا * إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا * وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا (المعارج: ۱۹ سے ۲۱)
بے شک انسان بہت لالچی پیدا کیا گیا ہے؛ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت بے صبرا ہوتا ہے اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو بہت روکنے والا ہوتا ہے۔
۸. إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: ۴۵)
بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔
۹. الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا (الکہف: ۱۰۲)
وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ضائع ہو گئی حالانکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

نماز سے محرومی کے بہانے

لینا ضروری سمجھتا ہے۔

ایک اور طبقہ کہتا ہے کہ ہم ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتے ہیں، لیکن اپنے طریقے اور بیان سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن قرآن ہر حال میں خدا کی یاد^۲ کے علاوہ، ایک وقت کے پابند پروگرام^۳ کی پابندی کو بھی ضروری قرار دیتا ہے اور بعض بیہودہ اور بے مغز نمازوں پر تنقید کرتے ہوئے^۴، اشارتاً بتاتا ہے کہ مستند طریقہ کار کی پابندی نہ کرنا ایسی جگہ لے جاسکتا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

نماز نہ پڑھنے کے جواز کے طور پر ایک اور دلیل بعض نمازیوں کی بری کارکردگی اور وہ برے رویے ہیں جو دین اور نماز کے فروغ کے نام پر کیے جاتے ہیں اور لوگوں کو بیزار کرتے ہیں۔

حالانکہ کسی قیمتی چیز کا غلط استعمال کسی گروہ کی طرف سے کیا جانا، خود کو اس سے محروم کرنے کا عقلی جواز نہیں ہے اور قرآن برے دینداروں کی مذمت کرتے ہوئے^۵، ایسے عذر کو قبول نہیں کرتا اور بہانے بازوں کو یاد دلاتا ہے کہ دوسروں کا برا رویہ انہیں اچھا بننے سے نہیں روکتا۔

۱. وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (البقرة: ۳۵)
اور صبر اور نماز سے مدد مانگو اور بے شک وہ بھاری ہے سوائے عاجزی کرنے والوں کے۔

۲. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ (آل عمران: ۱۹۱)
وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے یاد کرتے ہیں۔

۳. إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)
بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

۴. وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً (الأنفال: ۳۵)
اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے سوا کچھ نہ تھی۔

۵. قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (البقرة: ۹۳)
کہہ دیجئے: «اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تمہیں کیا ہی برا حکم دیتا ہے۔»

۶. قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ (سبا: ۳۲)
وہ لوگ جو متکبر تھے ان سے کہیں گے جو کمزور سمجھے جاتے تھے: «کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا اس کے بعد کہ وہ تمہارے پاس آ چکی تھی؟ بلکہ تم خود مجرم تھے۔»

◉ نماز، کس طریقے سے؟ ◉

ہمیشہ اور ہر جگہ خدا کی یاد میں رہا جاسکتا ہے^۱ اور کسی بھی زبان اور طریقے سے اس سے مناجات اور درخواست کی جاسکتی ہے۔

خدا بھی اپنی رحمت ان تمام لوگوں پر نازل کرتا ہے جو اسے یاد کرتے ہیں^۲ اور جو بھی بندہ اسے پکارتا ہے وہ اسے قبول کرتا ہے^۳۔

لیکن روحانیت کوئی تفریح یا حاجت روائی کا ذریعہ نہیں ہے کہ کبھی کبھی اس کی یاد آجائے اور باقی اوقات میں روزمرہ کے کاموں میں اسے بھول جائیں^۴۔

قرآن ہم سے چاہتا ہے کہ صبح و شام اور دن کے درمیان^۵ نماز پڑھیں اور اپنے دلوں میں خدا کی یاد کو زندہ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (الأحزاب: ۴۱)
اے ایمان والو، اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

۲. ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (الأعراف: ۵۵)
اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے سے پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳. فَادْكُرُونِي أذكُرْكُمْ واشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون (البقرة: ۱۵۲)
پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

۴. وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة: ۱۸۶)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں، تو بے شک میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا سکیں۔

۵. وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (الأعراف: ۲۰۵)
اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور آواز کو بلند کیے بغیر صبح و شام یاد کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

۶. أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (الإسراء: ۷۸)
سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو، اور فجر کا قرآن پڑھنا، بے شک فجر کا قرآن پڑھنا مشہود (فرشتوں کی حاضری کا وقت) ہے۔

رکھنے کے لیے ایک مستقل پروگرام رکھیں۔

ایک خاص دعا کی ہمیشہ پابندی جس میں توحیدی مواد ہو، اعلیٰ اقدار ہمیں یاد دلاتی ہے^۲، بہت سے انحرافات کا راستہ ہمارے سامنے روک دیتی ہے^۳، غفلت کی دھول ہماری آنکھوں سے صاف کرتی ہے^۴ اور ہماری روح اور نفسیات کی بیماریوں کا علاج کرتی ہے^۵۔

اس مقصد کے لیے ہمیں چاہیے کہ مخصوص اوقات میں^۶ مسجد الحرام کی طرف رخ کر کے جو خدا کی عبادت کے لیے بنایا گیا پہلا گھر ہے^۸، نہ زیادہ اونچی اور نہ زیادہ دھیمی آواز کے ساتھ^۹، قرآن کی آیات کی تلاوت کریں^{۱۰} اور

۱. الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (المعارج: ۲۳)
وہ جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔
۲. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طہ: ۱۳)
بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔
۳. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: ۴۵)
اور نماز قائم کرو، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔
۴. تَبَصَّرَةٌ وَذِكْرِي لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ (ق: ۸)
بر رجوع کرنے والے بندے کے لیے بصیرت اور یاد دہانی کے طور پر۔
۵. يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (یونس: ۵۷)
اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینوں میں جو (روگ) ہیں ان کی شفا، اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔
۶. إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّقُوتًا (النساء: ۱۰۳)
بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔
۷. وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرة: ۱۴۹)
اور آپ جہاں سے بھی نکلیں، اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف پھیر لیں۔
۸. إِنَّ أَوَّلَ نَبِيٍّ وَضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بَيَّكَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (آل عمران: ۹۶)
بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے، بابرکت اور جہانوں کے لیے ہدایت۔

۹. وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا (الإسراء: ۱۱۰)
اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت آہستہ، اور اس کے درمیان راستہ تلاش کرو۔
۱۰. إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (فاطر: ۲۹)

نماز، کس طریقے سے؟

رکوع و سجدہ میں، خدا کی تسبیح اور ستائش زبان پر لائیں۔

البتہ ضروری ہے کہ نماز سے پہلے چہرے اور ہاتھوں کو دھونے اور پاؤں اور سر کے مسح کے ساتھ ۳، وضو کریں اور اگر جنبی ہوں تو غسل کریں ۴ اور خاص حالات میں، مٹی کے ساتھ ۵ کو پانی سے دھونے کا متبادل بنائیں۔

قرآن نے نماز کے ظاہری طریقے اور شرائط کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ یہی چند نکات ہیں جو اوپر ذکر کیے گئے۔

اس کے باوجود، اس میدان میں کوئی بڑی مشکل اور ابہام موجود نہیں ہے اور پنجگانہ نمازوں کے اوقات، اس کا ڈھانچہ اور ارکان، رکعات کی تعداد، واجب اذکار اور اس کی ادائیگی کے بنیادی آداب مسلمانوں کے لیے واضح ہیں اور مختلف مسالک کے وجود کے باوجود، یکساں رہے ہیں۔

البتہ فطری طور پر اس موضوع میں بھی دیگر تاریخی امور کی طرح، کچھ ابہام اور اختلافات پیدا

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَابْعُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحج: ۷۷)
اے ایمان والو، رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲. إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (السجدة: ۱۵)
ہماری آیات پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں جب ان کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدة: ۶)
اے ایمان والو، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو؛ اور اپنے سروں اور اپنے پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرو۔

۴. وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (المائدة: ۶)
اور اگر تم جنبی ہو تو پاک ہو جاؤ۔

۵. وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ (المائدة: ۶)
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کرو۔

ہوئے ہیں جن میں سے اکثر کو دور کرنا ناممکن ہے، لیکن چونکہ یہ ذیلی مسائل عبادت کی روح اور مقصد میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے، اس لیے فضول بحثوں کے بجائے، ہر شخص کو اپنی وسعت کے مطابق اس طریقے کو منتخب کرنا چاہیے جسے وہ زیادہ درست سمجھتا ہے اور مشترکات پر تکیہ کرتے ہوئے، خشوع اور حضور قلب^۱ تک پہنچنے کے لیے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

یہ حقیقت کہ قرآن اس اہم عبادت کے احکام اور اجزاء کی تفصیلات میں جانے کے بجائے، ہمیشہ اسی نماز کے قیام اور درست ادائیگی پر زور دیتا ہے جس سے گویا اس کے مخاطب پہلے سے واقف ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کے دیگر پیغمبروں کے عبادی پروگرام کا عمومی ڈھانچہ بھی یکساں رہا ہے اور اس کتاب نے اپنی توجہ اسی مشترک اور معروف نماز^۲ کی تاثیر بڑھانے پر مرکوز کی ہے۔

وہ کتاب جو خانقاہ، کلیسا اور کنیسہ^۳ کو خدا کی یاد سے معطر ہونے کی وجہ سے مسجد کے ہم پلہ اور مقدس سمجھتی ہے اور اہل نماز عیسائیوں اور یہودیوں کو، باوجود اس کے کہ وہ اپنی سابقہ شریعت پر باقی ہیں، صالحین

۱. لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة: ۶۸۲)
اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔
۲. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المؤمنون: ۲)
وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔
۳. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة: ۴۳)
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔
۴. وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ (يونس: ۸۷)
اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ کرو اور نماز قائم کرو۔
۵. وَلَا دَفْعَ لِلَّهِ النَّاسَ بَعْضُهمُ بَعْضٍ لَّهْدَمَتْ صَوَامِعُ وَبِيعَ صَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا (الحج: ۳۰)
اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو خانقاہیں اور گرجا گھر اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، ڈھا دی جاتیں۔

میں سے 'مانتی ہے اور اس سجدے اور تلاوت کی جو وہ اپنی کتاب کی آیات سے 'کرتے ہیں تعریف کرتی ہے، یقیناً ان مختلف نمازوں کو بھی جو خلوص کے ساتھ پڑھی جائیں، پسند کرتی ہے اور قبول کرتی ہے۔

۱. يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

(آل عمران: ۱۱۳)

وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں۔

۲. لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ (آل عمران: ۱۱۳)

وہ سب برابر نہیں ہیں؛ اہل کتاب میں سے ایک گروہ قائم رہنے والا ہے جو رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

◉ نماز کے اوقات ◉

تمام آسمانی شریعتوں میں نماز کا عمومی ڈھانچہ یکساں رہا ہے اور اسے ادا کرنے کا طریقہ قرآن کے مخاطبین کے لیے مبہم نہیں تھا؛ اسی لیے، اس کتاب نے نماز کے احکام کے بارے میں کوئی نئی بات بیان نہیں کی اور جب تک ضرورت پیش نہیں آئی، یہاں تک کہ اس کے قبلہ کو بیت المقدس سے مسجد الحرام^۲ کی طرف تبدیل نہیں کیا۔

پس جب ہم قرآن میں پڑھتے ہیں کہ «نماز ہمیشہ سے مومنوں پر مقررہ وقت کی پابندی کے ساتھ فرض رہی ہے»^۳ تو ہمیں اسے ایک خاص دور سے آگے اور توحیدی مذاہب میں ایک قدیم روایت کے بارے میں ایک اہم نکتے کا بیان سمجھنا چاہیے جو اب بھی مسلمان، یہودی، زرتشتی، صابی اور دیگر مومنوں کے درمیان قائم ہے اور آج بھی نماز کے وقت کے اعلان کی بنیاد ہے۔

مکتب توحید میں، تاکہ خدا کی یاد اور اس کے ساتھ مناجات انسان کی روزمرہ زندگی کے تمام پہلوؤں اور پروگراموں کا احاطہ کر لے اور رات دن کا آنا جانا^۴ بے معنی تکرار کے بجائے، خدا کی موجودگی اور قدرت کی

۱. قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرة: ۱۴۴)

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ پس اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف پھیر لیں اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو۔

۲. وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (البقرة: ۱۴۹)

اور آپ جہاں سے بھی نکلیں تو اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف پھیر لیں اور بے شک یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

۳. إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)

بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

۴. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ (آل عمران: ۱۹۰)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

نشانی میں تبدیل ہو جائے، ہمیشہ سورج کے طلوع، زوال اور غروب^۲ کو عبادت کے خاص اوقات کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ زمانے کے گزرنے اور فرقہ سازی کے نقصانات^۳ نے اس ٹائمنگ میں تبدیلیاں اور اختلافات پیدا کر دیے ہیں، لیکن دنیا کے خدا جو یان (خدا کے متلاشیوں) کے درمیان باقی رہنے والی مشترک سنت، طلوع فجر یا دن کے آغاز، دوپہر یا سورج کے عروج کے بعد کے اوقات اور سورج غروب ہونے کے بعد یا رات کے آنے کے وقت دعا اور مناجات میں مشغول ہونا ہے۔

مسلمان بھی ان تین اوقات میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اور سورج کی کرنوں کے پھیلنے سے لے کر^۴ اس کے افق سے باہر آنے تک^۵، نماز فجر؛

سائے کے مختصر ترین حد تک پہنچنے^۶ سے لے کر سورج غروب ہونے تک^۷، نماز ظہر و عصر؛

اور سورج کے چھپنے کے لمحے سے^۸ آدھی رات تک، نماز مغرب و عشاء کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔

۱. وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (المؤمنون: ۸۰)
اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کے اختیار میں ہے؛ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

۲. أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى عَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (الإسراء: ۷۸)
نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور فجر کا قرآن، بے شک فجر کا قرآن مشہود ہے۔

۳. فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (المؤمنون: ۵۳)
پھر انہوں نے اپنے معاملے کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو ان کے پاس ہے۔

۴. حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (البقرة: ۱۸۷)
یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری کالی دھاری سے تمہارے لیے نمایاں ہو جائے۔

۵. وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ (طہ: ۱۳۰)
اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو۔

۶. أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ (الإسراء: ۷۸)
نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے۔

۷. فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (ق: ۳۹)
پس جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور سورج نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں۔

۸. وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَادْبَارَ السُّجُودِ (ق: ۳۰)

البتہ ان میں سے اکثر صبح طور پر نماز عصر کو الگ سے اور ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے کے بعد، اور عشا کو پورے آسمان پر تاریکی چھا جانے کے بعد ادا کرتے ہیں۔

نماز کے اوقات کے سلسلے میں قرآن کی سب سے اہم تاکید، ہمیشہ نگرانی^۲ ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے بلکہ اسے پہلی فرصت میں ادا کیا جائے۔

یہ درستی اور پابندی، ارادے کو مضبوط کرنے اور زندگی کے دیگر پروگراموں کو نظم دینے کے علاوہ، خدا کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے اور ان افسوسناک حالات میں گرنے سے روک تھام کی ایک قسم ہے جہاں نماز میں کوتاہی^۳ ایک معمول کی بات بن جاتی ہے۔

البتہ پنجگانہ نمازوں میں، نماز فجر کو خاص مقام حاصل ہے۔

قرآن سحر کے وقت کے سکون اور توانائی سے بھرپور لمحات کو^۴ خدا کے ساتھ راز و نیاز کے لیے بہترین موقع سمجھتا ہے اور اس نماز کو جو صبح کے پھوٹتے وقت پڑھی جائے، ملکوتیوں (فرشتوں) کی توجہ اور گواہی کے لائق^۵ اور ان گھڑیوں میں بیداری اور استغفار کو اعلیٰ ترین کامیابیوں کا پیش خیمہ^۶ قرار دیتا ہے۔

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے بعد بھی۔

۱. اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (الإسراء: ۷۸)

نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔

۲. حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة: ۲۳۸)

نمازوں اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے لیے فرمانبرداری بن کر کھڑے ہو۔

۳. الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (الماعون: ۵)

وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

۴. الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ (آل عمران: ۱۷۰)

صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے اور سحری کے وقت بخشش مانگنے والے۔

۵. إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (الإسراء: ۷۸)

بے شک فجر کا قرآن مشہود ہے۔

۶. إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ... * كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ * وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

(الذاریات: ۱۵ اور ۱۷)

بے شک متقی باغات اور چشموں میں ہیں ... وہ رات کو کم سوتے تھے اور سحری کے وقت وہ بخشش مانگتے تھے۔

◉ نماز اور طہارت ◉

روحانیت کی سب سے اہم اور واضح علامت پاکیزگی ہے۔ لہذا قرآن دیگر روحانی مکاتب کی طرح ہر قسم کی بد اخلاقی، بے فکری^۱ اور ہٹ دھرمی^۲ اور یہاں تک کہ ان کاموں کے اسباب اور مقدمات^۳ کو جو اخلاقی اور عقلی زندگی کو نقصان پہنچائیں، گندگی قرار دیتا ہے جو دل کو سیاہ اور تاریک اور انسانیت کے اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے راستے کو مسدود کر دیتی ہے۔

اس کتاب نے اپنی تعلیمات کا رخ اور مقصد مزید پاکیزگی کو قرار دیا ہے؛ لہذا نہ صرف صفائی سترائی سے متعلق احکام میں، بلکہ صدقات کی وصولی اور مالی فراخ^۴، یا آداب جیسے

۱. إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الأحزاب: ۳۳)
اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے، اے اہل بیت، اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

۲. وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ (یونس: ۱۰۰)

اور وہ ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

۳. قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ (الأعراف: ۴۱)

اُس نے کہا: تحقیق تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب واقع ہو چکا ہے۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن کے لیے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی؟

۴. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (المائدة: ۹۰)

اے ایمان والو، شراب اور جو اور بت اور فال کے تیر، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں؛ پس ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۵. خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (التوبة: ۱۰۳)

ان کے مال میں سے صدقہ لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔

جنس مخالف کے ساتھ عقیقہ معاشرت، شادی میں افراد کے حق انتخاب کا احترام^۱ اور دین کے پیشواؤں کے ساتھ گفتگو کا طریقہ^۲ جیسے امور میں بھی اس کا مقصد طہارت میں اضافہ بتایا ہے۔

مہربان خدا جس کی بے انتہار رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے^۳، مشتاق ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اپنی خصوصی شفقت^۴ سے بہرہ مند کرے؛ لہذا وہ اپنے بندوں کو نماز سے پہلے وضو کرنے اور غسل کرنے کی دعوت دیتا ہے^۵ اور بڑی فراخ دلی سے وضاحت کرتا ہے کہ اس کا مقصد کسی کو رحمت میں ڈالنا نہیں ہے اور وہ صرف انہیں پاک کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ زیادہ نعمتوں کے حقدار بن سکیں۔

۱. وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الأحزاب: ۵۳)

اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو؛ یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲. وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكَحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمَا بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (البقرة: ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ آپس میں معروف طریقے سے راضی ہوں۔ یہ نصیحت اسے کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور زیادہ پاکیزہ ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَجَاسَيْتُمْ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْهِ جُودًا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (المجادلة: ۱۲)

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے؛ پھر اگر تم نہ پاؤ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۴. وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الأعراف: ۱۵۶)

اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔

۵. فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (الجنات: ۳۰)

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی کھلی کامیابی ہے۔

۶. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدة: ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو؛ اور اپنے سروں اور اپنے پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرو۔

۷. مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (المائدة: ۶)

نماز کے وقت طہارت اور اس کی جگہ کے صاف ہونے پر زور دینے کا اصل راز، اسی اہم نکتے کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے۔

کیونکہ ظاہری پاکیزگی باطنی صفائی کا مقدمہ اور علامت بن سکتی ہے۔

لہذا تمام روحانی شریعتوں میں نماز میں داخل ہونے سے پہلے لباس اور جسم کی گندگی دور کرنے اور تمام یا کچھ اعضاء کو وضو یا غسل کے نام سے دھونے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

البتہ وضو اور غسل، ظاہری دھلائی سے بڑھ کر، ایک عبادت ہے جو خالص نیت اور خدا کے حکم کے مطابق بجالائی جاتی ہے تاکہ ہاتھ منہ اور جسم کی صفائی سے بڑھ کر اثرات دل میں پیدا کرے^۱۔

لہذا مجبوری کی حالت میں، جب وضو یا غسل کی جگہ تیمم واجب ہو جاتا ہے، تو پاک مٹی پر ہاتھ پھیر کر^۲ اسی طہارت تک پہنچا جاسکتا ہے جو پانی سے حاصل ہوتی ہے۔

وضو کے لیے ہمیں چہرے اور ہاتھوں کو کسنیوں تک دھونا چاہیے^۳ اور پھر ہاتھوں میں بچے ہوئے پانی سے، سر اور پاؤں کا مسح کرنا چاہیے^۴۔

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے، لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے، شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

۱. وَعَهْدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (البقرة: ۱۲۵)
اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

۲. أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يَظْهَرْ قُلُوبُهُمْ (المائدة: ۴۱)
یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہیں چاہا۔

۳. وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ (المائدة: ۶)
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کرو۔

۴. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ (المائدة: ۶)
اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو۔

۵. وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدة: ۶)

اگرچہ مسلمان وضو میں پاؤں دھونے یا مسح کرنے کے بارے میں قرآن کے دستور العمل کو سمجھنے میں اختلاف رکھتے ہیں، لیکن اگر حفص کی قرأت (جس کی برتری کی کوئی دلیل ہمارے پاس نہیں ہے) کے بجائے «أَرْجُلُكُمْ» کو قرآن کے اکثر راویوں کی قرأت کے مطابق، مجرور (زیر کے ساتھ) پڑھیں، تو اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہیے۔

ایسے حالات میں جب کوئی جنبی ہو، تو اسے وضو کی جگہ غسل کرنا چاہیے۔

یعنی پورے جسم کو دھوئے یا پانی میں ڈبو لے۔

اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ وضو کی طرح پہلے دھونے کی جگہ کے پاؤں کا یقین کر لیا جائے اور عبادت اور طہارت کی نیت سے، پاؤں پانی سر اور گردن اور پھر باقی جسم تک پہنچایا جائے۔

البتہ اچھا ہے کہ جسم کا دائیں حصہ، بائیں حصے سے پہلے دھویا جائے۔

لیکن اگر پانی تک رسائی یا اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ ہو،^۱ تو بس اتنا کافی ہے کہ نماز سے پہلے طہارت کے آداب، پاؤں مٹی کے استعمال سے بجائے جائیں اور تیمم، وضو یا غسل کا متبادل بن جاتا ہے۔

اس مقصد کے لیے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو قربت کی نیت سے مٹی پر مارنا چاہیے اور مٹی کے ذرات جھاڑنے کے بعد، پیشانی کے اوپر سے چہرے پر اور کلائی کے اوپر سے ہاتھوں کی پشت پر پھیرنا چاہیے۔

اور اپنے سروں اور اپنے پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرو۔

۱. وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (المائدة: ۶)

اور اگر تم جنبی ہو تو پاک ہو جاؤ۔

۲. وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا

صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ (المائدة: ۶)

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضاۓ حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کرو۔

نیت اور نماز

کسی بھی عبادت کا پہلا اور اہم ترین رکن نیت ہے۔ قرآن خالص نیت کو بندگی کی بنیاد قرار دیتا ہے اور نماز، انفاق اور دیگر مناسک کو اس کا ڈھانچہ شمار کرتا ہے۔

کیونکہ ایمان اور روحانیت کا درخت، شفاف انگیزہ کے بغیر سیراب نہیں کیا جاسکتا^۱ اور عمل صالح کا پھل پاک اور سلامت دل کے سوا^۲ کہیں اور نہیں لگتا۔

نیت کا مطلب ہے مقصد پر توجہ مرکوز کرنا؛ اور عبادت میں اس کا رکن ہونا اس معنی میں ہے کہ کوئی بھی کام، چاہے ظاہری طور پر کتنا ہی خوبصورت اور مقدس ہو، اگر بغیر انتخاب کے اور عادت کے طور پر، یا خدا کے قرب کے علاوہ کسی اور مقصد سے کیا جائے، تو بے قیمت اور بے اثر ہے^۳۔

نماز بھی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں ہے اور اسے مکمل ہوشیاری اور درست انگیزہ کے ساتھ بجالانا چاہیے۔

۱. وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینہ: ۵)
اور انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا مگر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے، یکسو ہو کر۔

۲. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا (النساء: ۱۳۶)

سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کو مضبوطی سے تھام لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر لیا، تویہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے، اور عنقریب اللہ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

۳. إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (الشعراء: ۸۹)
سوائے اس کے جو اللہ کے پاس سلامت دل لے کر آئے۔

۴. وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الأنعام: ۸۸)
اور اگر وہ شرک کرتے تو یقیناً وہ سب کچھ ضائع ہو جاتا جو وہ عمل کرتے تھے۔

۵. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء: ۴۳)
اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

۶. وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (الأعراف: ۲۹)

یہ نقطہ نظر، عبادت کے دائرے کو خاص اعمال سے آگے بڑھا دیتا ہے اور تمام لمحات اور ہر اس رویے کو جو اس طرح کی توجہ اور ارتکاز کے ساتھ ہو، اپنے اندر سمو لیتا ہے؛

لہذا نہ صرف نماز اور دعا، بلکہ انسان کی زندگی اور موت بھی خدا کے لیے ہو جاتی ہے^۲ اور اس طرح خالص دین^۳، تو حیدی نقطہ نظر^۴ اور مطلق حقیقت پر مبنی حساب کتاب^۵ حاصل ہو جاتا ہے۔

لیکن پوچھ (بے معنی) چیزوں کے اثر و رسوخ کا وہم^۱، یا زود گزر (جلدی ختم ہونے والے) مفادات اور لذتوں سے دل لگانا، انسان کے ذہن میں غلط حساب کتاب تشکیل دیتا ہے جو اسے ریاکاری^۸ اور عبادت میں دوسروں کو شریک کرنے^۹ پر اکساتا ہے اور اسے نفاق اور بے ایمانی کی کھائی میں گرا کر، اس کی نیکیوں کو چٹان

اور اسے پکارو دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔

۱. الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (المعارج: ۲۳)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔

۲. قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام: ۱۶۲)

کہہ دیجئے: »بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔«

۳. أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (الزمر: ۳)

خبردار! خالص دین اللہ ہی کے لیے ہے۔

۴. إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الأنعام: ۷۹)

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۵. يَوْمَئِذٍ يُوقِفُهُمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ (النور: ۲۵)

اس دن اللہ انہیں ان کا حقیقی بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی کھلا حق ہے۔

۶. وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا آيِنُ شُرَكَائِكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ (الأنعام: ۲۲)

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم ان سے کہیں گے جنہوں نے شرک کیا: »کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟«

۷. كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ (القيامة: ۲۰)

برگرنہیں؛ بلکہ تم جلدی ملنے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہو۔

۸. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْغُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ (البقرة: ۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔

۹. وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (النساء: ۳۶)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

پر کھیتی باڑی کرنے جیسے لاحاصل کام میں تبدیل کر دیتا ہے۔

البتہ اخلاص، ایک بہت بلند مقام ہے جس کے درجات ہر کوئی اپنی گنجائش^۲ اور کوشش^۳ کے مطابق حاصل کرتا ہے اور اسی درجے کی پابندی، اس کی نماز کی قبولیت اور تاثیر کے لیے کافی ہے^۴؛ لیکن جس طرح زیادہ خالص نیت، زیادہ قیمتی نماز لاتی ہے، اسی طرح نماز کی تعلیمات پر زیادہ توجہ دینا بھی نیت کی بلندی کا باعث بن سکتا ہے۔

نماز کے تمام اجزاء میں توحید کے سبق کی تکرار اور مہربان خدا کی وحدانیت، بڑائی اور بے نیازی کی یاد دہانی کہ جس کے سوا کوئی معبود، مالک اور موثر نہیں، حقیقی نماز کو اس مقام پر پہنچا دیتی ہے کہ وہ اپنی عبادت کو بھی توجہ اور خوشی کے لائق^۱ نہیں سمجھتا؛ چہ جائیکہ یہ پسند کرے کہ دوسرے اس کے نہ کیے ہوئے کاموں کی تعریف و توصیف کریں۔

۱. فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَاِبِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا (البقرة: ۲۶۴)
پس اس کی مثال اس صاف چٹان جیسی ہے جس پر مٹی ہو، پھر اس پر زوردار بارش ہو تو وہ اسے صاف چٹان چھوڑ دے؛ وہ اپنی کمائی میں سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے۔

۲. لَا يَكْفُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة: ۲۸۶)
اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

۳. وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (النجم: ۳۹)
اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

۴. وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا (الإسراء: ۱۹)
اور جو آخرت کا خواہاں ہو اور اس کے لیے ویسی ہی کوشش کرے جیسی کرنی چاہیے اور وہ مومن بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

۵. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طہ: ۱۴)
بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

۶. لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرُحُونَ بِمَا آتَا... فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَقَارِفَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (آل عمران: ۱۸۸)
برگزان لوگوں کو نہ سمجھنا جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں... انہیں عذاب سے نجات کی جگہ میں برگزنہ سمجھنا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۷. لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرُحُونَ بِمَا آتَا وَيُحْمَدُونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَقَارِفَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (آل عمران: ۱۸۸)

برگزان لوگوں کو نہ سمجھنا جو... یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے، انہیں عذاب سے نجات کی جگہ میں برگزنہ سمجھنا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

کبریائی کی بارگاہ میں

تمام نمازوں کا نقطہ آغاز «اللہ اکبر» کا خوبصورت ذکر ہے۔ یہ مختصر جملہ، اگر دل کی گہرائی سے ادا کیا جائے تو نمازی کے سامنے روحانیت کی ایک کھڑکی کھول دیتا ہے اور اسے ایک لامحدود بڑے خدا کی کبریائی کا ایسا سامنا کراتا ہے کہ دوسروں پر توجہ دینے کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور خشوع اور قدردانی سے بھرپور عبادت کے لیے ضروری حالات فراہم کرتا ہے۔

ہر شخص کی اصل قدر و قیمت حقیقت کے ساتھ اس کے تعلق کی بنیاد پر طے ہوتی ہے اور اس درجہ بندی میں اعلیٰ درجات، حقائق کی زیادہ معرفت کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔ ان درجات کی معراج اس نکتے کے گہرے ادراک میں پوشیدہ ہے کہ اعلیٰ ترین توصیفیں بھی مطلق حقیقت کی بڑائی^۱ سے کوئی تناسب نہیں رکھتیں اور وہ تمام انسانی تعریفوں اور توصیفوں سے پاک^۲ اور وصف سے بالاتر ہے۔

نماز ایسے اہم اعتراف کے ساتھ شروع ہوتی ہے تاکہ ہمیں احساس رہے کہ ہمیں خدا کو ان چیزوں سے بھی برتر سمجھنا ہے جو ہم عبادات میں کہتے ہیں اور ان اذکار کا مقصد اس عظمت کے سامنے عاجزی ہے؛

۱. وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الباقیہ: ۳۷)
اور آسمانوں اور زمین میں بڑائی اسی کی ہے، اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

۲. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (البقرة: ۱۷۲)
اے ایمان والو، پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو۔

۳. يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (المجادلہ: ۱۱)
اللہ تم میں سے ایمان والوں اور جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجات بلند کرے گا؛ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

۴. ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (الحج: ۶۲)
یہ اس لیے ہے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور بے شک جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی سب سے بلند، بڑا ہے۔

۵. سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ (الصفات: ۱۵۹)
اللہ پاک ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

وہی مقصد جو قرآن دیگر مناسک کے لیے بھی شمار کرتا ہے؛ لہذا روزہ رکھنے کا مقصد اور حج میں قربانی کا فلسفہ اس ہدایت کے بدلے قدر دانی کے طور پر خدا کی بڑائی پر توجہ دینا قرار دیتا ہے۔

نماز کے شروع میں «اللہ اکبر» کہنا «تکبیرۃ الاحرام» کہلاتا ہے۔

کیونکہ یہ ایک ایسے حریم (حرم) میں داخل ہونے کی علامت ہے جس کے احترام کے لیے اس مقام کی تقدس کے منافی رویوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور نماز کے اختتام تک، قبلہ سے منہ پھیرنا، بات کرنا، کھانا، پینا، ہننا اور اس طرح کے کاموں کو، جن کے کرنے سے نمازی عبادت کی حالت سے باہر ہو جاتا ہے، ممنوع سمجھنا چاہیے۔

تمام مسلمانوں کے درمیان ایک پسندیدہ سنت کی بنیاد پر، اچھا ہے کہ نماز کے ہر عمل کے بعد تکبیر کو دہرائیں تاکہ اس خدا کی عظمت کی یاد دہانی کے ساتھ جو ہماری ہر سوچ اور ہر بات سے بڑا ہے، عبادت کے مقصد سے غافل ہونے سے بچ سکیں۔

نیز اچھا ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھوں کو چہرے کے پاس تک اٹھائیں تاکہ دنیاوی کشش کو حقیر سمجھنے اور پیچھے ہٹانے کی خود کو تلقین کریں۔

۱. فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ يُدِّ اللَّهُ بِكُمُ الْبَسْرَ وَلَا يُرِيدُ

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرة: ۱۸۵)

پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

۲. لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا

هَدَاكُمْ وَيُبَشِّرُ الْمُحْسِنِينَ (الحج: ۳۷)

ہرگز نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچیں گے اور نہ ان کے خون، لیکن اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی؛ اور نیکو کاروں کو خوشخبری سنا دو۔

◉ سورہ حمد (ستائش) ◉

آسمانی کتابوں کی آیات کی تلاوت الہی شریعتوں میں نماز کے مستقل اجزاء میں سے ایک ہے۔

قرآن بھی نماز اور کتاب خدا کی تلاوت کو ساتھ ساتھ رکھ کر، ان کے قریبی تعلق کی یاد دہانی کراتا ہے اور ان یہودیوں اور عیسائیوں کی تعریف کرتے ہوئے جو اپنی مقدس کتاب کی آیات سجدے اور عبادت کی حالت میں گنگناتے ہیں،^۱ آخری آسمانی پیغام کے پیروکاروں سے چاہتا ہے کہ وہ راتوں کو عبادت کے لیے اٹھیں اور قرآن پڑھیں۔^۲

تمام واجب اور منتخب نمازوں میں، تکبیرۃ الاحرام کے بعد پہلا ضروری اقدام، قرآن کی اہم ترین سورہ، یعنی «حمد» یا «فاتحۃ الكتاب» کی قرات ہے۔^۳

۱. اِثْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ (العنکبوت: ۲۵)

جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے تلاوت کریں اور نماز قائم کریں۔

۲. لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ (آل عمران: ۱۱۳)

وہ سب برابر نہیں ہیں؛ اہل کتاب میں سے ایک گروہ قائم رہنے والا ہے جو رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

۳. فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ (المزمل: ۲۰)

پس قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے، اور دوسرے زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے اور دوسرے اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔ پس اس میں سے جو آسان ہو پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو۔

۴. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٣﴾ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾ (الفاتحہ: ۱-۷)

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ (۱) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (۲) بہت مہربان رحم کرنے والا۔ (۳) جو روز جزا کا مالک ہے۔ (۴) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (۵) ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔ (۶) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔ (۷)

یہ خوبصورتی اور مہربانی سے بھرپور سورہ ہے جو اس کتاب اور دیگر آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا نچوڑ اپنے اندر رکھتی ہے اور اس کا ڈھانچہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے خدا کی حمد اور نماز جیسی صورت حال میں مناجات کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

یہ شاندار فنی شاہکار مختصر اور جامع ہونے کے باوجود، روحانی آگاہی کا ایک بے کراں سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور زندگی کے مبدا (آغاز)، معاد (انجام) اور راستے کے تین اہم موضوعات کو خوبصورت ترین اور دقیق ترین تعبیرات کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

اس سورہ میں جو واحد درخواست کی گئی ہے 'وہ بھی زندگی کے فلسفے کے بارے میں ہے اور درست جینے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

سورہ کے شروع میں خدا کو رحمن اور رحیم کے طور پر بیان کرنا اور اس کے دیگر اسماء اور صفات میں سے اس کی مہربانی پر دوبار زور دینا، اس بات کی تائید ہے جو ہم نے نظام ہستی میں رحمت کی مرکزیت کے بارے میں بیان کیا^۱۔ ایک ایسا نکتہ جس میں تیسری آیت میں ان دو صفات کی تکرار کے ساتھ^۲، شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس دعا کا مقصد مہر و محبت کے اس اہلتے ہوئے چشمے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔

یہ نقطہ نظر، خدا کے شکر اور اس کی تعریف^۳ کو ایک مخلصانہ قدردانی میں تبدیل کر دیتا ہے جو تکلف اور دکھاوے سے نہیں، بلکہ ایک خوبصورت اور حکیمانہ نظام میں ہونے کے احساسِ شکر کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور انسان کی صلاحیت اور ترغیب کو اس تدبیر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لیے بڑھاتا ہے جو کائنات کے تمام اجزاء کو ایک حساب شدہ مقصد^۴ کی طرف لے جا رہی ہے۔

۱. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (الفاتحة: ۶)
ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔

۲. نماز ایک اور زاویے سے (باب ۳)

۳. الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (الفاتحة: ۳)
بہت مہربان رحم کرنے والا۔

۴. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الفاتحة: ۲)
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے،

۵. مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ (الفاتحة: ۴)
جو روزِ جزا کا مالک ہے۔

اس راستے میں کامیابی کے لیے اس حقیقت کے سامنے تسلیم ہونا چاہیے جس نے پوری کائنات کو گھیر رکھا ہے^۱ اور اس کے لطف اور مہربانی سے مدد مانگنی چاہیے^۲۔ وہ لطف جس نے تخلیق کے مقصد تک پہنچنے کی نعمت برگزیدہ افراد کے ذریعے^۳ ہمیں فراہم کی ہے اور انہیں ایسے مقام پر بٹھایا ہے جہاں رحمت سے محرومی اور زندگی کے درست طریقے سے گمراہی^۴ کا کوئی گزر نہیں ہے۔

اگرچہ مسلمان نماز میں قرآن کی دیگر سورتوں کے پڑھنے کی ضرورت اور طریقے کے بارے میں اختلاف رائے رکھتے ہیں، لیکن وہ سب سورہ حمد کے علاوہ آیات کی تلاوت کو ایک بہت پسندیدہ سنت مانتے ہیں۔ اس بنیاد پر اچھا ہے کہ نماز میں تلاوت قرآن کو اس آسمانی کتاب کی کسی اور سورہ کے پڑھنے سے مکمل کریں اور اس سورہ کی ابتدائی بسم اللہ بھی پڑھیں۔

-
۱. اِيَّاكَ نَعْبُدُ (الفاتحہ: ۵)
 - بسم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔
 ۲. وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ: ۵)
 - اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔
 ۳. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ: ۷)
 - ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔
 ۴. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ (الفاتحہ: ۷)
 - نہ کہ جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

◉ کائنات کے سجدے کے ہمراہ ◉

اس حیرت انگیز تصویر میں جو قرآن کائنات کے پس پردہ کھینچتا ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ سجدے میں گرا ہوا اور تسبیح میں مشغول ہے۔^۱

اس منظر میں جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور یہاں تک کہ ان کے سائے بھی انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ سجدہ ریز ہیں اور اس طرح انہوں نے الہی ارادے کے سامنے اپنے تسلیم ہونے کا مظاہرہ کیا ہے۔

اس کتاب میں، سجدہ کرنے والے، اور دوسرے الفاظ میں خدا کے سامنے تسلیم ہونے والے،^۲ دو گروہوں میں تقسیم ہوتے ہیں:^۵

ایک گروہ ان مخلوقات پر مشتمل ہے جو بے اختیار ایک معین راستے پر چل رہی ہیں اور ان کے پاس تسلیم ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا؛ اور دوسرا گروہ انسان جیسے مومنوں کا ہے جنہوں نے شعوری انتخاب کے ساتھ

۱. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنَ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبَرُونَ (النحل: ۴۹)
اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں جانور ہیں اور فرشتے، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

۲. يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الجمعة: ۱)
اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، بادشاہ، پاک، زبردست، حکمت والا۔

۳. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظُلُمًا لَهُمُ الْغُورُ وَالْأَصَالُ (الرعد: ۱۵)
اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوشی سے اور ناخوشی سے، اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔

۴. أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ (آل عمران: ۸۳)
کیا وہ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور چاہتے ہیں، حالانکہ اسی کے سامنے تسلیم ہو چکے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوشی سے اور ناخوشی سے، اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

۵. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظُلُمًا لَهُمُ الْغُورُ وَالْأَصَالُ (الرعد: ۱۵)
اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوشی سے اور ناخوشی سے، اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔

الہی ارادے کے سامنے سر جھکایا ہے اور اس کے حکم کی اطاعت کی ہے۔

قرآن ایک مختلف درجہ بندی کی بھی بات کرتا ہے جس کی بنیاد پر، ہر کوئی جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان سب خدا کو سجدہ کرنے والے گروہ میں شامل ہیں اور دوسرا گروہ ان انسانوں پر مشتمل ہے جو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے، یقینی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

یہ تمام نکات خدا کے سامنے تعظیم کی اہمیت اور کلیدی کردار کو بیان کرتے ہیں جو اس کی خاص رحمت^۲ سے مستفید ہونے کی شرط ہے؛

بے نیاز خالق^۳ جو دوسروں کے جھکنے سے، کوئی فائدہ یا لذت نہیں اٹھاتا اور صرف مہربانی کی وجہ سے، اپنے بندوں کو دعا اور گڑگڑانے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کے لطف کے حصول کا راستہ کھلا رکھیں اور تکبر اور خود بینی کو اسے بند نہ کرنے دیں^۵۔

اگرچہ تسلیم اور خشوع کا مقام دل ہے^۶، لیکن جو بھی حقیقت دل میں جگہ بنا لے، اس کے اثرات اعضاء اور جوارح میں ظاہر ہوتے ہیں؛ جس طرح ظاہری رویہ بھی باطنی کیفیات کو مضبوط یا کمزور کرتا ہے۔

۱. اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقًّا عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (الحج: ۱۸)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان، اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں؛ بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲. يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (آل عمران: ۴۲)
وہ اپنی رحمت جسے چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۳. وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ (الانعام: ۱۳۳)
اور آپ کا رب بے نیاز ہے، رحمت والا ہے۔

۴. اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً (الأعراف: ۵۵)
اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے سے پکارو۔

۵. اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (النحل: ۲۳)
بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۶. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجَلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰتٰهُمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (الأنفال: ۲)
مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈرجائیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

لہذا قرآن بارہا اپنے مخاطبوں سے چاہتا ہے کہ وہ خدا کے بارے میں اپنے احساسات اور یقین کو پورے وجود کے ساتھ اپنے رویے اور جسمانی حالت میں ظاہر کریں۔

رکوع کا مطلب اتنا جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور سجدے کا مطلب ہے انتہائی عاجزی اس حد تک کہ پیشانی زمین پر ٹکے، یہ نماز کے ارکان میں سے ہیں اور قرآن کی متعدد آیات ظاہر کرتی ہیں کہ یہ اعمال بھی مقدس کتاب کی تلاوت کی طرح، گزشتہ شریعتوں میں نماز کا حصہ رہے ہیں^۱ اور ضروری ہے کہ حق پرستوں کی عبادت میں بدستور باقی رہیں^۲۔

تمام اسلامی مسالک کے پیروکار ان دو ارکان کو بجالانے کے کلی طریقے پر متفق ہیں اور رکوع میں خدا کی تسبیح کہنے اور پھر اٹھنے اور سجدے میں جانے اور اس حالت میں تسبیح کہنے اور بیٹھنے اور دوبارہ سجدہ کرنے کو واجب سمجھتے ہیں اور ان اعمال کے مجموعے کو کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے کے ساتھ، نماز کی ایک «رکعت» شمار کرتے ہیں۔

ان میں اس بات پر بھی کوئی اختلاف نہیں کہ رکوع میں بہترین ذکر «سبحان ربی العظیم»^۳ اور سجدے میں، «سبحان ربی الاعلیٰ»^۴ ہے۔

البتہ زیادہ ذکر کے بارے میں قرآن کے حکم کے پیش نظر^۵ بہتر ہے کہ تسبیحات کم از کم تین بار کہی جائیں اور

۱. وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (الحج: ۲۶)

اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے گھر کی جگہ مقرر کی، کہ: «میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔»

۲. يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (آل عمران: ۴۳)
اے مریم، اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

۳. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة: ۴۳)
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

۴. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (الواقعة: ۷۴)
پس اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو۔

۵. سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (الأعلى: ۱)
اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح کرو۔

۶. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (الأحزاب: ۴۱)
اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

سجدے کی تسبیح کو حمد کے ساتھ ملانے کے بارے میں اس کتاب کی سفارش کی بنا پر، لفظ «و بحمدہ» کا بھی اس میں اضافہ کیا جائے۔

یہ جھکنا اور اٹھنا اور مٹی پر سر رکھنا اگر کائنات کے سہارے (خدا) کی عظمت، بلندی اور بے عیب ہونے پر ارتکاز کے ساتھ انجام پائے، تو عبادت کی حقیقت انسان کی جان میں کھل جاتی ہے^۲ اور اچھائیوں کی طرف بڑھنے کی طاقت اور ترغیب^۳ اور باطل کے سامنے جھکنے سے دوری^۴ میں اضافہ کرتی ہے یہاں تک کہ ہر سجدے کے ساتھ کمال کے راستے میں^۵ ایک نیا قدم اٹھایا جاتا ہے۔

۱. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ (الحج: ۹۸)
پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

۲. فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا (النجم: ۶۲)
پس اللہ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحج: ۷۷)
اے ایمان والو، رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۴. وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (فصلت: ۳۷)

اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں؛ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو؛ بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔

۵. كَلَّا لَا تَطِيعُہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (العلق: ۱۹)
خبردار، اس کا کہنا نہ مانو اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔

◉ تشہد اور سلام ◉

نماز کی ہر رکعت اعمال، اذکار اور علامتوں کا ایک مجموعہ ہے جو جب صحیح طور پر ایک ساتھ ملتے ہیں، تو روحانی ترقی کو آسان اور تیز کرتے ہیں۔

مسلمان رکعت کی تعداد پر متفق ہیں اور اسے نماز فجر میں دو بار، ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار بار اور نماز مغرب میں تین بار دہراتے ہیں۔

دوسری رکعت اور ہر نماز کی آخری رکعت کے مکمل ہونے پر، تشہد پڑھا جاتا ہے۔

اس واجب کی ادائیگی کے لیے، نمازی بیٹھ کر خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور خدا کے رسول کی حقانیت اور ان پر ان کی آل پر درود بھیج کر، ان پیشواؤں کی قدردانی کا اظہار کرتا ہے جو اس روحانی کامیابی کا وسیلہ بنے ہیں۔

خدا کی بندگی کا سب سے قیمتی پھل کائنات کے سہارے کی وحدانیت کا گہرا ادراک ہے اور جتنا بہتر اس حقیقت کو پہچانا جائے گا، اس کی گواہی اتنی ہی زیادہ حقیقی ہوگی۔

اسی بنیاد پر قرآن اس اہم گواہی کو ایک انصاف پسندانہ اقدام قرار دیتا ہے جسے صرف خدا اور فرشتے اور وہ خاص لوگ جو اہل علم ہیں، انجام دے سکتے ہیں^۲۔

حقیقی نمازی آیات الہی کی تلاوت اور خدا کے ساتھ راز و نیاز سے حاصل ہونے والی معرفت کے

۱. فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (محمد: ۱۹)

پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲. شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (آل عمران: ۱۸)
اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی، انصاف کے ساتھ قائم رہتے ہوئے؛ اس زبردست، حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

ذرپچے، اپنے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور توحید کی حقیقت کو اپنی جان اور دل کے لیے زیادہ مشہود (واضح) بناتا ہے۔ یہ عالی منزل اس حقیقت کے گواہوں کے ساتھ چلے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور پیغمبر خدا اور ان کی آل پر صلوات کی ضرورت کا راز اسی نکتے میں پوشیدہ ہے۔

خدا اور فرشتے جو توحید کی گواہی دیتے ہیں^۴، محمد پر حقائق ہستی کے گواہوں پر گواہ کے طور پر^۵ درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی ترغیب دیتے ہیں کہ ان پر درود اور سلام بھیجیں^۶۔

کیونکہ الہی نور اور رحمت کا حصول ان گواہوں پر توجہ اور دل دینے میں ہے جو خدا کے فیض اور ہدایت کا وسیلہ^۷ اور اس راستے میں واحد قابل اعتماد مرجع ہیں۔

۱. إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (الأنفال: ۲)
مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں، اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جائے، اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۲. الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: ۲۸)
وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ خبردار رہو کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

۳. رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران: ۵۳)
اے ہمارے رب، ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کی پیروی کی؛ پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

۴. شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (آل عمران: ۱۸)
اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی، انصاف کے ساتھ قائم رہتے ہوئے؛ اس زبردست، حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۵. فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء: ۴۱)
پس کیسا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان لوگوں پر گواہ کے طور پر لائیں گے؟

۶. إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الأحزاب: ۵۶)
بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

۷. وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدة: ۲۴)
اور ہم نے ان میں سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

البتہ خدا کا درود کسی خاص شخص تک محدود نہیں ہے اور وہ رحمت اور سلام مطلق، اپنے تمام بندوں پر درود بھیجتا ہے^۱ تاکہ انہیں نور تک پہنچائے۔

وہ سب کو ایسی جنت کی طرف بلاتا ہے جس کا نام دارالسلام (سلامتی کا گھر)^۲ ہے اور وہاں جو کچھ سنا جاتا ہے، وہ صرف سلام ہے^۳ اور اس کے مہمانوں کا استقبال سلام سے^۴ اور تواضع مہربان سلام سے^۵ کی جائے گی۔

وہ نماز جس کا آغاز تکبیر سے تھا، سلام پر ختم ہوتی ہے تاکہ اس روحانی سفر کی منزل، صلح، امن اور رحمت ہو۔

۱. هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (الحشر: ۲۳)

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، پاک، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، زبردست، خرابی درست کرنے والا، بڑائی والا۔ اللہ پاک ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۲. هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا (الأحزاب: ۴۳)

وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے، اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔

۳. وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (يونس: ۲۵)

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

۴. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (مریم: ۶۲)

وہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے سوائے سلام کے، اور ان کے لیے وہاں صبح و شام ان کا رزق ہوگا۔

۵. الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (النحل: ۳۲)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں: »تم پر سلام ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ اس کے بدلے جو تم کرتے تھے۔«

۶. سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ (یس: ۵۸)

سلام، مہربان رب کی طرف سے کہا جائے گا۔

۷. أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا (الفرقان: ۷۵)

یہ لوگ ہیں جنہیں بالاخانے کا بدلہ دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہاں ان کا استقبال دعا اور سلام سے کیا جائے گا۔

اس مقصد کے لیے خدا کی حمد کے بعد جس کی طرف سے تمام سلامتی ہے 'اور اس پیغمبر پر سلام جس نے برترین مہربانیاں وصول کیں اور منتقل کیں، ہم اپنے آپ پر اور خدا کے نیک بندوں پر سلام کرتے ہیں۔

اپنے آپ کو اور آس پاس والوں کو سلام کہنا، قرآن کی نصیحت اور اس خدا کے لطف سے بہرہ مند ہونے کی کوشش اور علامت ہے جو خود سلام اور رحمت ہے۔

لہذا نماز کے آخری جملے میں، ہم سب کے لیے اس کے سلام، رحمت اور بے پایاں برکات کی آرزو کرتے ہیں۔

یہ سلام، نمازی کے دائیں اور بائیں جانب کے افراد یا فرشتوں اور ان تمام لوگوں کو شامل ہوتا ہے جو اس کے ساتھ رابطے میں ہیں۔

۱. فَسَلِّمُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً (النور: ۶۱)
پس اپنے آپ پر سلام کرو، اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ۔

۲. قُلِ الْحَقُّ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی (النمل: ۵۹)
کہہ دیجئے: «حمد اللہ کے لیے ہے، اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے منتخب کیا۔»

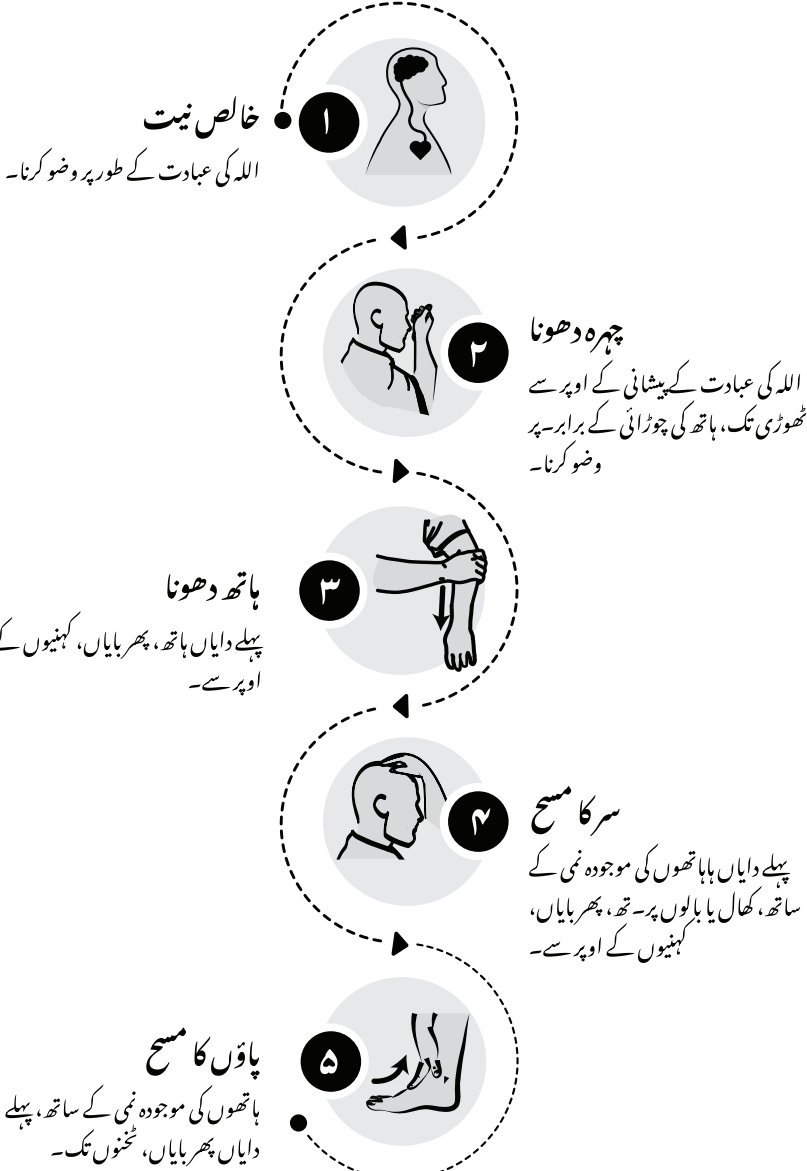
۳. فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ (النور: ۶۱)
پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے آپ پر سلام کرو۔

ملٹی میڈیا گائیڈ





تعلیمی ویڈیو دیکھنے کے لیے اسکین کریں۔





نماز کی تعلیم - مبتدی (شروع کرنے والوں) کے لیے

تعلیمی ویڈیو دیکھنے کے لیے اسکین کریں۔

۴ رکعت	• طلوع فجر سے سورج نکلنے تک	☀️ نماز فجر
۴ رکعت	• ظہر کے وقت سے غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے تک	☀️ نماز ظہر
۴ رکعت	• نماز ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک	☀️ نماز عصر
۳ رکعت	• مغرب کے وقت سے آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے تک	🌙 نماز مغرب
۴ رکعت	• نماز مغرب کے بعد سے آدھی رات تک	🌙 نماز عشاء

۱ نماز کا آغاز

اللہ کی عبادت کی خالص نیت کے ساتھ «تکبیرۃ الاحرام» کہنے سے:



اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ اس سے کہیں بڑا ہے کہ اس کی تعریف بیان کی جاسکے۔

۲ ہر رکعت کے اعمال

الف تلاوت سورہ «حمد» کی تلاوت کے ساتھ قرآن پڑھنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ②

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ③

بڑا مہربان نہایت رحم والا

مَلِیْکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ④

انصاف کے دن کا حاکم

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ⑤

(اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ⑥

ہم کو سیدھے رستے چلا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ⑦

ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے





نماز کی تعلیم - مبتدی (شروع کرنے والوں) کے لیے

تعلیمی ویڈیو دیکھنے کے لیے اسکین کریں۔

اور پہلی اور دوسری رکعت میں ایک اور سورہ (جیسے سورہ «توحید») کی تلاوت [تیسری یا چوتھی رکعت میں صرف سورہ حمد پڑھنا کافی ہے]۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے

اللَّهُ الصَّمَدُ

معبود برحق جو بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں

تسبیح رکوع میں کائنات کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرنا، یہ کہہ کر:

ب



سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

میں اپنے عظمت والے پروردگار کی بر عیب سے پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔

اٹھنا رکوع سے اٹھنا اور سجدے سے پہلے کھڑے ہونا۔

ج



تسبیح دو سجدوں میں کائنات کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرنا، یہ کہہ کر:

د



سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ

میں اپنے بلند مرتبہ پروردگار کی بر عیب سے پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔



نماز کی تعلیم - مبتدی (شروع کرنے والوں) کے لیے

تعلیمی ویڈیو دیکھنے کے لیے اسکین کریں۔

۳ تشہد

دوسری رکعت کے آخر میں اور تمام نمازوں کی آخری رکعت میں بیٹھ کر کہتے ہیں:



أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؛ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔

۴ نماز کا خاتمہ؛ سلام اور سب کے لیے الہی رحمت کی دعا کے ساتھ



السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر ہوں۔



اس مجموعے میں نماز کی تعلیم کے میدان
میں روایتی مواد اور طریقہ کو دہرانے کے بجائے، آسانی
ادیان کی سب سے اہم عبادت کی سفارش کو قرآن کی بنیاد پر پیش
کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور مختلف آیات میں آنے والے متعلقہ
نکات کو مربوط اور عملی انداز میں عام لوگوں تک پہنچایا گیا ہے۔
یہ مختلف انداز قارئین کو شروع سے ہی نماز کے معانی اور مقاصد پر توجہ مرکوز
کرنے میں مدد کرتا ہے اور اس خوبصورت عبادت میں ادا کیے جانے والے
اعمال اور اذکار کے باطنی مفہیم اور مقصد کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں
معاون ہوتا ہے۔
ایک تصویری رہنما اور کئی دلچسپ ویڈیوز کو ضمیمے کے طور پر
شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ مواد آسان زبان میں بھی
قابل استفادہ ہو۔



امام علی (علیہ السلام) فاؤنڈیشن - بخارست

www.imamali.ro